سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعتہ المبارک،5۔فروری2016

(یوم الجمع،25۔ربیع الثانی1437ھ)

سولہویں اسمبلی:انیسواں اجلاس

جلد 19:شمارہ 6

611

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

GOVERNMENT BUSINESS

RESOLUTION

A MINISTER to move that the requirement of sub-rule (2) of Rule 115 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, to move a Resolution in the Assembly on Kashmir day.

A MINISTER to move the following Resolution:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5۔فروری 2016 کو یوم کشمیر کے موقع پر اپنے کشمیری بھائیوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں اپنی اخلاقی اور سیاسی حمایت کا بھرپور یقین دلاتا ہے۔قائداعظمؒ نے کشمیر کو پاکستان کی شہہ رگ قرار دیا تھا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کا حق خودارادیت تسلیم کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں فوری طور پر استصواب رائے کرایا جائے۔ان قراردادوں میں کشمیریوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے گا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے توسط سے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ خطے میں امن کے قیام کو یقینی بنانے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ کشمیری عوام خصوصاً خواتین، بچوں اور بزرگوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو فوری طور پر بند کرے اور وہاں سے اپنی افواج کو واپس بلائے اور فی الفور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں رائے شماری کروائے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے بھی اپیل کرتا ہے کہ عالمی سطح پر کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کے سلسلے میں عملی کوششوں کو جاری رکھا جائے۔

613

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 5۔فروری2016

(یوم الجمع، 25۔ربیع الثانی 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر

صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾

سورة حٰمٓ السجدة آیات33تا35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں(33)اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے(34)اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

عشق تیرا نہ اگر میرا مسیحا ہوتا
تو میں بھی گمراہی کے ویرانوں میں کھویا ہوتا
کاش یہ آنکھ تیری راہ کے تنکے چنتی
دل تیرے شہر کی گلیوں میں سلگتا ہوتا
تیری نسبت نے سنوارا میرا انداز حیات
میں اگر تیرا نہ ہوتا سگ دنیا ہوتا
کوئے سرکار میں ہوگا کہیں مصروف طواف
دل اگر سینے میں ہوتا تو دھڑکتا ہوتا

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ جموں کشمیر میں جاری کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کے سلسلہ میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ جموں کشمیر میں جاری کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کے سلسلہ میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

کسی نے مخالفت نہیں کی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ جموں کشمیر میں جاری کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کے سلسلہ میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔اس کے بعد جو ممبران بھی اس پر اظہار خیال کرنا چاہیں ان کو موقع دیا جائے۔اس کے بعد question put کیا

جائے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قرارداد پیش کرنے کے بعد آپ put question کر کے اسے منظور کروا لیں اور اس کے بعد جو معزز ممبر بھی اس پر اظہار خیال کرنا چاہے وہ کر لے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہماری بھی قراردادیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر قانون یہ کہہ دیں کہ ان ممبران کی طرف سے بھی قراردادیں آئی ہوئی ہیں اور ہم یہ مشترکہ قرارداد لائے ہیں۔ ہماری قراردادوں کا یہاں ذکر نہیں ہے، ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں جب قرارداد پیش کروں گا تو آپ put question کرنے سے پہلے ان تمام قراردادوں اور محرکین کا ذکر فرمائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں محترم قائد حزب اختلاف کو معلوم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

کشمیری بھائیوں سے یکجہتی کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5۔فروری 2016 کو یوم کشمیر کے موقع پر اپنے کشمیری بھائیوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں اپنی اخلاقی اور سیاسی حمایت کا بھرپور یقین دلاتا ہے۔ قائداعظمؒ نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کا حق خودارادیت تسلیم کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں فوری طور پر استصواب رائے کرایا جائے۔ ان قراردادوں میں کشمیریوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے گا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے توسط سے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ خطے میں امن کے قیام کو یقینی بنانے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ کشمیری عوام خصوصاً خواتین، بچوں اور بزرگوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو فوری طور پر بند کرے اور وہاں سے اپنی افواج کو واپس بلائے اور فی الفور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں رائے شماری کروائے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے بھی اپیل کرتا ہے کہ عالمی سطح پر کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کے سلسلے میں عملی کوششوں کو جاری رکھا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5۔فروری 2016 کو یوم کشمیر کے موقع پر اپنے کشمیری بھائیوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں اپنی اخلاقی اور سیاسی حمایت کا بھرپور یقین دلاتا ہے۔قائداعظمؒ نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کا حق خودارادیت تسلیم کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں فوری طور پر استصواب رائے کرایا جائے۔ ان قراردادوں میں کشمیریوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے گا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے توسط سے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ خطے میں امن کے قیام کو یقینی بنانے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ کشمیری عوام خصوصاً خواتین، بچوں اور بزرگوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو فوری طور پر بند کرے اور وہاں سے اپنی افواج کو واپس بلائے اور فی الفور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں رائے شماری کروائے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے بھی اپیل کرتا ہے کہ عالمی سطح پر کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کے سلسلے میں عملی کوششوں کو جاری رکھا جائے۔"

یہ قرارداد وزیر قانون (رانا ثناء اللہ خان)، قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سردار وقاص حسن موکل اور محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج 5-فروری 2016 کو یوم کشمیر کے موقع پر اپنے کشمیری بھائیوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں اپنی اخلاقی اور سیاسی حمایت کا بھرپور یقین دلاتا ہے۔ قائداعظمؒ نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کا حق خودارادیت تسلیم کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں فوری طور پر استصواب رائے کرایا جائے۔ ان قراردادوں میں کشمیریوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے گا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے توسط سے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ خطے میں امن کے قیام کو یقینی بنانے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ کشمیری عوام خصوصاً خواتین، بچوں اور بزرگوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو فوری طور پر بند کرے اور وہاں سے اپنی افواج کو واپس بلائے اور فی الفور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں رائے شماری کروائے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے بھی اپیل کرتا ہے کہ عالمی سطح پر کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کے سلسلے میں عملی کوششوں کو جاری رکھا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جو معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ وارث کلو صاحب، قائد حزب اختلاف اور پھر شاہ صاحب نے نام دیا ہے اور جو نام میرے پاس آئے ہیں وہ میں بعد میں پڑھوں گا لیکن پہلے میں قائد حزب اختلاف کو وقت دے رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کا دن ایک انتہائی اہم دن ہے۔ ہمارے کشمیری بھائی جو کئی دہائیوں سے پے در پے ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ بھارت

نے 7لاکھ سے زائد فوجی وہاں پر مسلط کئے ہوئے ہیں جنہوں نے ان کی زندگی کو اجیرن بنا رکھا ہے۔اس وقت تقریباً30 فیصد کشمیری آبادی معذور یا اپاہج ہو چکی ہے، ان میں سے لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ ہیں جو کہ شہداء ہیں اور لاکھوں افراد ایسے ہیں کہ جن میں سے کسی کی ٹانگ، کسی کا بازو کٹا ہوا ہے، کسی کا کان کٹا ہوا ہے اور کسی کی آنکھ ضائع ہو چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت کے ساتھ یہ احساس ہو رہا ہے کہ جیسے کشمیر کے معاملے کو جس طرح ہمیں سنجیدگی سے لینا چاہئے تھا یا جس طرح ترجیح دینی چاہئے تھی وہ ترجیح ہماری state یا حکومت کی طرف سے اس انداز سے نہیں دی جا رہی ہے۔ ویسے کہنے کو تو کشمیر کمیٹی بھی بنی ہوئی اور ایک سال کے بعد ہم یوم کشمیر بھی مناتے ہیں، قرارداد پاس ہوئی، ریلیاں نکلیں، جلسہ جلوس ہوا اور اس کے بعد ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک کشمیر کا فیصلہ نہیں ہو جاتا اور جب تک کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق انہیں حق خودارادیت نہیں دیا جاتا اور رائے شماری کا حق نہیں دیا جاتا تو اس وقت تک ہمیں آرام سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ بعض دوست یہ کہتے ہیں کہ باقی معاملات چلتے رہیں، تجارت ہو جائے، باقی حالات normal ہو جائیں اور کشمیر کا مسئلہ جو میں سمجھتا ہوں کہ بھارت کی یہ کوشش اور خواہش بھی ہے کہ اس کو وہ سرد خانے میں ڈالے رکھے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا کیونکہ کشمیر ہمارا core issue ہے۔ جب تک پانی کا مسئلہ اور کشمیری عوام کو حق خودارادیت دینے کا فیصلہ نہیں ہوتا تو کسی صورت میں بھی بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات معمول پر نہیں آ سکتے۔ ہم اوپر سے جو مرضی کہیں لیکن پچھلے دنوں بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے جو کچھ بنگلہ دیش میں جا کر کہا اور گاہے بگاہے وہ کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں اس سے اس کا باطن ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ پاکستان اور کشمیر کے بارے میں کیا عزائم رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم پوری قوم بیک زبان جس طرح یہ قرارداد پیش کر کے اظہار یکجہتی کرتے ہیں اسی طرح سے ہم اس کو مسئلہ نمبر ایک رکھیں۔ انڈیا کے ساتھ کسی صورت ہمارے تعلقات معمول پر نہیں آ سکتے جب تک ہماری حکومت اس بنیادی مسئلے کو سرفہرست رکھ کر اس پر سفارتی، بین الاقوامی سطح اور ہر forum پر اس کو نہیں اٹھاتی اور بھارتی فوج کے مظالم سے دنیا کو آگاہ نہیں کرتی۔ آج ہم یوم کشمیر منا رہے ہیں اور آج صبح تین نہتے کشمیریوں کو باؤنڈری لائن پر شہید کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے حکمرانوں کو تمام سیاسی لیڈرشپ کو اس مسئلہ پر جو ترجیح دینی چاہئے تھی، جس شدومد کے ساتھ اس کو بین الاقوامی فورم پر، اقوام متحدہ میں اور سفارتی سطح پر لے کر جانا چاہئے تھا اس انداز کے ساتھ نہیں لے کر گئے۔ وہ اس میں ضعف کا شکار رہے ہیں اور کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ اس کے اندر وہ شدت نہیں ہے کہ ہم کشمیر پر ببانگ دہل اٹھ کر پوری دنیا کو قائل کریں جس طرح کہ ماضی میں قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ان تمام لوگوں کے لئے جنہیں کشمیر کے اندر شہید کیا گیا اور آج بھی تین افراد کو شہید کیا گیا ہے ان سب شہداء کے لئے یہاں معزز ایوان میں فاتحہ خوانی بھی کرائی جائے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ دعا کرا دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دعا ابھی کرا دیں یا بعد میں کرا دیں؟

جناب سپیکر: پھر بعد میں کہیں آپ کو بھی تلاش نہ کرتا پھروں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، میں یہاں انشاء اللہ آخر تک بیٹھوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کا جو ہمارا صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہے یہ اس موقع پر بہت خوش آئند ہے اور میں آج کے اجلاس کے انعقاد کے حوالے سے رانا ثناء اللہ خان کی تحسین کرتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ یقیناً آج جو قرارداد آپ نے پیش فرمائی ہے، میں نے علیحدہ سے بھی قرارداد دی تھی لیکن الحمد للہ اب یہ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، گورنمنٹ اور سب کی طرف سے متفقہ طور پر ہے۔ یہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کے لئے ایک بہت ہی مثبت اور اچھا پیغام اس حوالے سے جائے گا لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس موقع پر قائد حزب اقتدار میاں محمد شہباز شریف بھی موجود ہوتے تو اس کے اندر مزید وزن پیدا ہوتا۔ جس طرح آج وزیراعظم مظفرآباد میں ہیں اور وہاں کی کشمیر اسمبلی سے انہوں نے اس موضوع پر خطاب کرنا ہے۔ اگر قائد حزب اقتدار میاں محمد شہباز شریف یہاں تشریف لے آتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر! کشمیر کا مسئلہ، یہ ظاہر ہے مجھے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ یہ پاکستان کی تکمیل کا نامکمل ایجنڈا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ بانی پاکستان کا جو یہ فقرہ ہے جس کا ابھی ابھی میاں محمود الرشید نے ذکر کیا ہے کہ "کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے" یہ فقرہ اِس موقع پر پاکستان کے

بچے بچے کی زبان پر موجود ہوتا ہے اور جتنے بھی ہمارے پروگرام ہوتے ہیں ان سب میں یہ فقرہ دہرایا جاتا ہے۔ یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر پورا ایک وژن ہے، پاکستان کی ترقی ہے اور پاکستان کی تکمیل ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ آپ دیکھیں کہ جب ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں 1948 میں فوجیں داخل کی تھیں تو قائداعظمؒ اُس وقت پاکستان کے پہلے گورنر جنرل تھے۔ جیسے ہی قائداعظمؒ کو یہ خبر ملی کہ ہندوستان نے کشمیر کے اندر فوج داخل کی ہے تو انہوں نے کوئی مذاکرات اور اقوام متحدہ کی بات نہیں کی بلکہ فی الفور یہ decision کرتے ہوئے کمانڈران چیف کو حکم دیا کہ ہندوستان کی فوج کشمیر کے اندر ناجائز داخل ہوئی ہے لہٰذا پاکستان کی فوج انہیں نکالنے کے لئے آپریشن کرے۔ اُس وقت پاکستان الحمدللہ بن گیا تھا لیکن شومئی قسمت اُس کے کمانڈر ان چیف جنرل گریسی صاحب تھے جنہوں نے کشمیر کے مسئلے کو الجھایا تاکہ یہ ایک مسلسل فساد رہے اور انہوں نے اُن کے فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر صوبہ سرحد سے مجاہدین تشریف لائے اور جہاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ آزاد کشمیر جو ہمارے ساتھ متصل ہے یہ ہمارے اُن مجاہدین کے جہاد کے نتیجے میں میسر آیا۔ اس کے بعد نہرو صاحب بھاگے اور اقوام متحدہ جاکر اس کا واویلا کیا۔ سکیورٹی کونسل اور اقوام متحدہ کی ایک قرارداد آئی کہ کشمیریوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کا حق دیا جائے کہ وہ اپنا فیصلہ کریں کہ انہوں نے پاکستان کے ساتھ جانا ہے یا ہندوستان کے ساتھ جانا ہے؟ اُس وقت سے اب یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود ہے جو ابھی تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا حالانکہ اس دوران آپ کو معلوم ہے کہ کئی اور قراردادیں آئیں مثلاً انڈونیشیا کے حوالے سے آئی تو فوراً عملدرآمد ہو گیا۔ اسی طرح سوڈان کے حوالے سے بھی قرارداد آئی تو اقوام متحدہ اور سکیورٹی کونسل نے پاس کی اور جھٹ پٹ اُس پر عملدرآمد کر دیا۔ یقیناً اقوام متحدہ کا role ہے لیکن یہ مسلمانوں کے حوالے سے بہت ہی منفی ہے لہٰذا ہمیں اپنی پالیسیوں کو تشکیل دیتے ہوئے اسے زیر غور لانا چاہئے۔ اسی طرح ماضی کی حکومتوں میں بھی اس حوالے سے مختلف occurrence چلتی رہیں مثلاً جنرل مشرف صاحب نے سات آٹھ options دے دیئے اور بڑی قلابازیاں کھائیں یعنی ثقافتی گانے بجانے والے اور والیوں کے آپس میں تحائف جاتے اور دوسرے options کی بات شروع کر دی لیکن وہ سارے کے سارے قوم نے قبول نہیں کئے جو کہ رد ہو گئے۔ میں نے ابھی آپ کو اقوام متحدہ اور سکیورٹی کونسل کی قراردادوں کا حوالہ دیا ہے یہی الحمدللہ قوم کا مؤقف ہے اور اس حوالے سے خوشی ہے کہ حکومت بھی،

افواج پاکستان، تمام دینی و سیاسی جماعتیں، این جی اوز اور بالخصوص پوری پاکستانی عوام سمیت اسی مؤقف پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ وہاں پر جو ظلم و ستم ہو رہا ہے اُس کی بڑی لمبی تفصیل ہے جو مسلسل جاری و ساری ہے جس میں ہزاروں معذور اور ہزاروں شہید ہو چکے ہیں۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ پراپرٹی کا loss اور psychological trauma اپنی جگہ پر موجود ہے۔ آپ، میں اور پوری قوم اس حوالے سے اچھی طرح سمجھتی ہے کہ ہندوستان کبھی بھی ہمارا خیر خواہ نہیں رہا۔ ابھی بھی آپ دیکھیں کہ ان کے وزیر اعظم نے بنگلہ دیش جا کر بانگ دہل کہا کہ میں خود پاکستان کو تقسیم کرنے کے ایجنڈے میں شریک تھا۔ آپ کو یاد ہے کہ اندرا گاندھی کا یہ بڑا مشہور فقرہ ہے کہ جب بنگلہ دیش بن گیا تھا تو اُس نے یہ بات کی تھی کہ میں نے دو قومی نظریے کو خلیج بنگال کے اندر ڈبو دیا ہے۔ اُس وقت ہمارے عاقبت نااندیش حکمران امریکہ کے اوپر تکیہ لگائے بیٹھے تھے، جنرل یحییٰ خان شراب میں مدہوش اپنے گانے بجانے والیوں کے ساتھ عیش و عشرت کی محافل میں موجود تھے اور قوم کو بتا رہے تھے کہ امریکہ ہمیں بچائے گا۔ امریکہ نے اُس پر پوری مہر ثبت کی اور یہ پاکستان دولخت ہو گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنے ایجنڈے کی تکمیل ہمیں خود ہی کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ ہمیں مذاکرات کرنے چاہئیں کیونکہ موجودہ دَور میں جنگ اس کا حل نہیں ہے لیکن مذاکرات نتیجہ خیز نہیں ہو رہے۔ مسلسل سینکڑوں مذاکرات کے سیشن مختلف سطح پر ہو چکے ہیں لیکن ہندوستان اپنی اُسی رٹ پر قائم ہے کہ کشمیر اُس کا اٹوٹ انگ ہے بلکہ اُن کے وزرائے خارجہ نے یہاں تک کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ موجود ہے جبکہ مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ کوئی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اصل مسئلہ آزاد کشمیر کا ہے اور یہ ہمارا حصہ ہے یعنی وہ اس حد تک اس معاملے کو لے کر جاتے ہیں۔ ہمیں بڑے وژن کے ساتھ، سوچ سمجھ کر مضبوطی کے ساتھ ایک مؤقف کو آگے بڑھانے اور اس کے حل کے لئے کوئی منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ ہم ہندوستان کے ساتھ آلو پیاز کی تجارت شروع کر دیتے ہیں جس میں ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں کا کوئی فائدہ ہو جاتا ہو گا لیکن اس سے ہمارا کسان مر جاتا ہے جبکہ اس کا فائدہ ہندوستان ہی کو ہوتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے ساتھ جتنی بھی تجارت ہے چاہے اس میں جتنا بھی فائدہ ہوتا ہے اُس کو مکمل طور پر ہمیں بند کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ Gulf countries جیسے سعودی عرب ہے تو مجھے اور آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان سے زیادہ بڑی تعداد میں ہندوستان کے لوگ مختلف اداروں میں وہاں پر ملازمتیں کر رہے ہیں لہٰذا ہمیں ایسی

حکمت عملی اپنانی چاہئے کہ بتدریج اُن کا وہاں سے دیس نکالا ہو۔اس کے ذریعے سے ہندوستان کو ایک مضبوط پیغام جائے تاکہ وہ اس مسئلے کو حل کریں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس کے علاوہ یہ بھی دیکھیں کہ بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے راہنماؤں کو پھانسی پر لٹکا رہے ہیں جس میں اُن کو ہندوستان کی مکمل طور پر آشیر باد حاصل ہے۔ یہ مذاکرات جو کسی طرف بھی لے کر نہیں جا رہے اس کے علاوہ بھی مختلف options ہیں جن کو بروئے کار لانا چاہئے۔ ہماری پوری سیاسی قیادت اور تمام پارٹیوں کے سربراہان کو بیٹھ کر ایک مضبوط لائحہ عمل مرتب کرنا چاہئے۔ کشمیر کے issue پر ایک دن منانا بھی خوش آئند ہے اور اچھا message جاتا ہے لیکن اس کے حل کرنے کا کوئی time framework طے کرنا چاہئے اور اس کے لئے مضبوط اقدامات ہمیں طے کرنے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ملک محمد وارث کلو صاحب!ان کے بعد میاں محمد رفیق صاحب کی باری ہے۔

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!آپ کا شکریہ۔ آج کا دن ہمارے لئے اس حوالے سے بہت اہم ہے کیونکہ جب پاکستان وجود میں آیا تو اس کی ایک basic theory اور بنیادی نظریہ تھا۔ جس وقت تقسیم ہوئی تو ہمارے لیڈر قائداعظم محمد علی جناح کا بنیادی نظریہ یہ تھا کہ مسلمان اور ہندو دو الگ الگ قومیں ہیں اور اس حوالے سے ریفرنڈم بھی ہوئے۔ مسلمانوں کی اکثریت جہاں جانا چاہتی ہے وہ پاکستان کے ساتھ چلی جائے اور جو ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں وہ ہندوستان میں آئیں لیکن اُس وقت کشمیر کی اکثریت یعنی 90 فیصد آبادی نے پاکستان کے ساتھ رہنے کے لئے اپنا اظہار کیا اور اپنے جمہوری حق سے آگاہ کیا۔ اُس وقت کے حکمران ہندو راجہ جن کا نام غالباً ہری سنگھ تھا انہوں نے ایک سازش کے تحت ہندوستان کی پوری فوج کو بلوا لیا۔ وہاں 1948 میں جنگ ہوئی، ایک طرف انگریز کی فوج اور ہندوؤں کی فوج لڑ رہی تھی تو دوسری طرف سے ہمارے مجاہدین لڑ رہے تھے۔ اُس وقت اقوام متحدہ کی دو تحریکیں آئیں اور وہ تحریکیں کیا تھیں، ہم نے اُس spirit کی طرف جانا ہے؟ دنیا میں اس وقت civilization کے ارتقاء کے بعد یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اب بہترین نظام جمہوری نظام ہے اور جمہوری نظام کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ جہاں کی اکثریت جہاں جانا چاہتی ہے وہ وہاں جائے اور اقلیت اُس کو follow کرے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس وقت کی دو قراردادیں انتہائی اہم تھیں، اُس وقت UNO میں پاکستان نہیں گیا تھا، قائداعظم محمد علی جناح نہیں گئے تھے لیکن ہندوستان کے اس وقت کے حکمران UNO میں گئے اور UNO نے دو تحاریک پاس کیں جس میں تسلیم کیا کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیا جائے گا اور کشمیری جہاں جانا چاہیں گے وہاں جائیں گے۔

جناب سپیکر: پلیز! جلدی wind up کریں کیونکہ دوسروں نے بھی بولنا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ہندوستان سب سے بڑا جمہوری ہونے کا نام نہاد دعویدار ہے لیکن وہ کشمیریوں کو حق جمہوریت اور اُن کو حق خود ارادیت نہیں دے رہا۔ آج کے دن میں پوری عالمی دنیا اور UNO کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے intervene کریں اور کشمیر کو آزاد کروائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ میاں محمد رفیق صاحب! آپ دو تین منٹ سے زیادہ نہ لگائیں کیونکہ جمعۃ المبارک ہے، لوگوں نے جانا بھی ہے اور اس قرارداد کو پاس بھی کرنا ہے۔ پلیز ذرا جلدی کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پہلے تو میں دو تین منٹ عنایت کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر میں وزیر قانون صاحب کی طرف سے جو قرارداد پیش ہوئی ہے اُس کی من و عن بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! تاریخ کا جبر ہے اس پر اگر بات ہو جائے تو ہونے دیں کیونکہ دو تین منٹ میں کیا بات ہو گی؟ تاریخ کا جبر ہے جو کسی کو معاف نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن آج جمعۃ المبارک ہے جس کی لوگوں نے نماز بھی ادا کرنی ہے۔

میاں محمد رفیق: میں اتنا ہی کہہ دوں کہ جو قومیں اور ممالک کمزور ہوتے ہیں جیسا کہ ہم polarized قوم ہیں اسی طرح سے تمام مسلم ممالک بھی polarized اور کمزور ہیں اور امریکہ کے "تھلّے" لگے ہوئے ہیں۔ جو امریکہ چاہتا ہے، آپ یہ دیکھیں کہ قراردادوں کا ذکر آیا تو یہ قراردادیں بھی پاکستان کی حمایت میں نہیں ہیں اور اگر میں اس پر بھی بات کروں جو قرارداد اقوام متحدہ میں پیش ہوئی اور منظور ہوئی تو وہ بھی ہماری حمایت میں اتنی نہیں جاتی ہے تاہم حق خود ارادیت محکوم قوموں کو کشمیریوں کو، فلسطینیوں

کو اور دیگر کو ملنا چاہئے لیکن جب تک مسلم ممالک ایک طاقت نہیں بنتے تو اس وقت تک ہم کیسے جبر کی طاقتوں کو منوا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! تاریخ تو رہ گئی جو آپ نے مکمل کرنے نہیں دی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج 5۔فروری کے حوالے سے ہم سب کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کر رہے ہیں تو اس موقع پر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ جس طرح کے حالات سے آج ہم سب گزر رہے ہیں، چاہے وہ کشمیری بھائی، بہنیں، بچے ہوں یا پاکستانی بھائی، بہنیں اور بچے ہوں، ضرورت ہے کہ ایک مضبوط خارجہ پالیسی کے تحت ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں۔ نہ صرف کھڑے ہوں بلکہ عالمی سطح پر اقوام متحدہ کو اس حد تک مجبور کر دیں اور اسے پتا ہو کہ جہاں وہ دوسرے ممالک کی دادرسی کرتا ہے اور ان پر ہونے والے مظالم کا ایکشن لیتا ہے۔ اسی طرح کشمیر بھی ایک بہت بڑا علاقہ ہے اور میرے خیال میں اس کے بہت بڑے حصے میں جہاں پر مسلمانوں کی آبادی ہے کو نظر انداز کرنا اور through out نظر انداز کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہو۔ اس کے لئے ہمیں اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرنا پڑے گی بلکہ ایک strategy بنانا پڑے گی۔ اگر اس strategy کا ہم حصہ کہیں کہ رائے عامہ کو ہموار کریں کیونکہ اس وقت موجودہ حکومت کے پاس نہ صرف ایک مضبوط پارلیمنٹ موجود ہے بلکہ وہ تمام سیاسی issues جن پر حکومت کو سپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ تمام سیاسی جماعتیں اسے سپورٹ کرتی ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ جہاں ملک کے اندر سے بھی سپورٹ ہے تو اگر حکومت ہمت کرے، آج اس ہمت کی ضرورت ہے اور آج وہ وقت ہے جہاں 70 کی دہائی میں ذوالفقار علی بھٹو جیسا لیڈر اقوام متحدہ میں جا کر امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر للکار سکتا ہے اور پوری دنیا کو یہ کہہ سکتا ہے کہ کشمیر کاز پر کوئی کمپرومائز نہیں ہو گا اور کشمیر issue پر کمپرومائز قبول نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج ہمیں بھی ایسے سیاسی لیڈروں کی ضرورت ہے جو کشمیر issue پر کمپرومائز نہ کریں۔ اپنی ذاتی دوستیاں بالکل رکھنی چاہئیں اور میں دوستی کی مخالف نہیں ہوں اور میں دوستی اور بات چیت کی حامی ہوں اور پاکستان پیپلز پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ مفاہمت، دوستی اور بات چیت ہی راستے ہموار کرتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنے important issues کو اپنی ذاتی دوستیوں کی بھینٹ چڑھا دیں۔

جناب سپیکر: وہ ہو نہیں سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ہمیں تمام مسلم امہ کو اپنے ساتھ کشمیر issue کے لئے کھڑا کرنا چاہئے اور اگر اس issue پر مسلم امہ پاکستان کے ساتھ کھڑی ہو گی تو یقیناً اقوام متحدہ پر بھی پریشر پڑے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج 5۔فروری کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک بہت اہم دن کی حیثیت رکھتا ہے اس دن ہم کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی مناتے ہیں اور دنیا کے اندر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم بطور قوم کشمیریوں کی آزادی کے لئے ان کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی مدد کریں گے۔ یہ دن اس لئے اہم ہے کہ پنجاب اسمبلی نے اپنا ایک پورا دن کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے مخصوص کیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج ہم نے دیکھا کہ برطانیہ نے یہ ادھورا ایجنڈا چھوڑا ہے، جب وہ اپنے ملک میں سکاٹ لینڈ کی آزادی کے فیصلے کے لئے ووٹنگ کرواتا ہے تو پھر کیوں نہیں اقوام متحدہ میں پاس ہونے والی قرار دادوں پر عمل کرواتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اقوام متحدہ میں یہ معاملہ لے کر جائیں اور اسے اجاگر کریں کہ وہ اپنے لئے جو راستہ اختیار کرتا ہے تو کشمیریوں کے ساتھ اقوام متحدہ کے اندر کئے ہوئے وعدے کو کیوں نہیں پورا کیا جاتا اس لئے ہماری حکومت اور ہم سب کو بطور قوم کشمیریوں کے ساتھ بیک زبان اکٹھے ہو کر تمام اختلافات بھلا کر کھڑے ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج ہم 5۔فروری کو یوم کشمیر منا رہے ہیں اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ تمام جماعتوں نے مشترکہ طور پر یہ قرارداد منظور کی۔ میں کشمیر کی بیٹی ہوں، جموں و کشمیر میں ہمارے گھر بھی ہیں، ہمارے آباؤ اجداد کی قبریں بھی ہیں۔ قربانیاں بھی ہیں۔ ہم خون دے کر پاکستان پہنچے اس لئے میں یہ سمجھتی تھی کہ میرا بولنے کا حق ہے۔ وہاں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، وہاں بچیوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور نوجوانوں کے لاشے ہم روزانہ اٹھاتے ہیں تو یہ امن کی آشائیں، آپس کی دوستی یاری نہیں چلے گی جب تک ہم کشمیر پر اپنا مضبوط مؤقف نہیں اپنائیں گے اور ہم یہ sure نہیں کریں گے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ جب تک ہم کشمیر نہیں لے لیتے انڈیا کے ساتھ دوستی کی کوئی بات نہیں کر سکتے۔ کشمیر کو ہم نے ہمیشہ سیاسی ایجنڈے کے طور پر استعمال کیا، نعروں

میں استعمال کیا، الیکشن جیتنے کے لئے استعمال کیا لیکن آج یہ وقت ہے کہ ہم سب متحد ہو کر کشمیر کی جنگ لڑیں اور کشمیر کی جنگ تب ہی لڑی جا سکتی ہے جب ہماری political will ہو گی اور ہم حقیقی معنوں میں کشمیر کو آزاد کرانا چاہیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، دولتانہ صاحب!

میاں عرفان دولتانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں رانا صاحب کے اس اقدام کو بڑا خوش آئند کہتا ہوں کہ وہ آج کشمیر ڈے پر قرارداد لائے ہیں۔ ہندوستان یہ چیز سمجھ لے کہ جس طرح قرارداد میں لکھا گیا ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ کسی لحاظ سے کشمیر کے موضوع پر لچک نہیں ہو گی۔ دوسرے نمبر پر اگر وہ محسوس کرتا ہے کہ ہماری مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں لوٹ کر اور انہیں جانی و مالی نقصان پہنچا کر ہندوستان ایک خوشحال ملک بن سکتا ہے تو یہ ان کی بھول ہے کیونکہ پاکستان کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف بھی کشمیری ہیں، ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف بھی کشمیری ہیں اور ہم سب بھی اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہر طرح سے کھڑے ہیں اور کسی لحاظ سے ہندوستان کے اس عمل کو قبول نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ گلناز شہزادی!

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج 5۔فروری یوم کشمیر، کشمیری بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا دن منایا جا رہا ہے۔ اس قرارداد کے آخری حصے میں سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ عالمی سطح پر کشمیریوں کی بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کے سلسلے میں ہماری وفاقی حکومت نے کوئی ایسی کوشش رہ نہیں گئی جو نہ کی ہو اور اس کے نتیجے میں دیکھیں کہ نریندر مودی خود چل کر پاکستان آنے پر مجبور ہو گئے۔ یہی پالیسی ہے اور اسی پالیسی کو لے کر انشاء اللہ ضرور کشمیر آزاد ہو گا لیکن میں اس کے دوسرے پہلو پر بھی بات کرنا چاہوں گی کیونکہ اس وقت ملک حالت جنگ میں ہے۔ آپریشن ضرب عضب ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اور جو ریلیاں گلیوں میں جس طرح سے نکالی جا رہی ہیں تو میری رائے ہے کہ احتجاج یا اظہار یکجہتی کرنے کے لئے کوئی ایسی جگہ منتخب کر لی جاتی جہاں پر security measures اور walk through gates وغیرہ کا بندوبست کیا جاتا تو وہ زیادہ بہتر ہوتا۔ آج اگر ہم سکولز کی بات کرتے ہیں تو کچھ سکولز ابھی بھی sealed ہیں کیونکہ وہ SOPs کو follow نہیں کر رہے تھے۔ ہر جان بہت ہی اہم ہوتی ہے چاہے وہ سکولز کے بچوں کی ہو یا پھر ریلیوں میں شامل ہونے والے بچوں یا بہن بھائیوں کی ہو تو اس پر ضرور غور کیجئے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو جو متفقہ قرارداد منظور ہوئی ہے اُس پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اس وقت اسی چیز کی ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر کشمیر کا جو issue ہے اُس میں متحد ہوں اور خاص طور پر عالمی سطح پر جو تمام مسلمان ہیں اُن کو اکٹھا کر کے ہمیں اس کو اپنی priority رکھنا چاہئے۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ہمیں دن رات ایک کرنا چاہئے، ہمیں کوئی ایسے اقدامات نہیں کرنے چاہئیں، کوئی ایسی کوشش نہیں کرنی چاہئے جس سے کشمیری بھائیوں کو تکلیف ہو کیونکہ اس وقت جو ہماری خارجہ پالیسی ہے اور ہمارے بھارت کے ساتھ تعلقات پر جو چیز منظر پر سامنے آ رہی ہے ہمیں کشمیر کی قیمت پر کسی قسم کی کوئی دوستی منظور ہے اور نہ ہی ہم اُس کو accept کریں گے۔ میں یہاں پر اپنے جو تمام کشمیری بہنیں اور بھائی ہیں اُن کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور سلام پیش کرتی ہوں کہ کتنے برسوں سے اُن کی پر امن جدوجہد ہے۔ ہماری پوری قوم، پورے پاکستان کے بہن اور بھائی اُن کے ساتھ ہیں اور جو ہماری مائیں بہنیں بیٹیاں ہیں کشمیر کی مائیں بہنیں بیٹیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہمارا پیغام اس ایوان اور پوری قوم کی طرف سے جانا چاہئے۔ ایسا کوئی پیغام نہیں جانا چاہئے جس میں کوئی ایسا element نظر آئے کہ جو دوستی اور روابط ہیں وہ کشمیر کی قیمت پر ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہمیں سب کو مل کر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اُس علاقے کو no military zone قرار دیا جائے اور عالمی سطح پر این جی اوز اور جو ادارے انسانی حقوق کے لئے کام کر رہے ہیں اُن کو وہاں پر اجازت دی جائے کہ وہ وہاں پر جا کر اپنا رول ادا کر سکیں بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ کی بھی بہت مہربانی۔ جی، احمد خان بلوچ صاحب! وقت کم ہے دوسروں کا بھی خیال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ جتنے مسلمان ممالک ہوتے ہیں اُس میں کچھ حصہ متنازعہ چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ یہ مسلمان آپس میں لڑتے رہ جائیں اس طرح کشمیر کو بھی متنازعہ چھوڑ دیا گیا تاکہ بھارت اور پاکستان میں امن قائم نہ ہو سکے۔ دنیا میں جو جمہوری علم بردار ہیں اُن کو باقی قرار دادیں تو نظر آتی ہیں لیکن جو قرارداد کشمیر کے حق آزادی کے لئے تھی وہ نظر کیوں نہیں آتی؟ جب تک اس قرارداد پر عملدرآمد نہیں ہوگا اُس وقت تک پاکستان اور بھارت میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور جو کشمیری مسلمان آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں

وہ کسی وقت بھی عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے تو اس لئے میں وفاقی حکومت سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کو حل کرائیں اور جو قرار دادیں خود اقوام متحدہ منظور کر چکا ہے اُس کے مطابق حل کروائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس قرار داد کو بھرپور سپورٹ کرتا ہوں لیکن ایک بات جو میرے علم میں ہے، آپ کے علم میں ہے وہ ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے جس طرح کشمیر کاز کے اوپر سٹینڈ لیا یہ شاید پاکستان کی تاریخ کا وہ حصہ ہے جب کامن ویلتھ کی پاکستان میں 61ویں کانفرنس ہونے کو جا رہی تھی تو بڑی کوشش کے بعد سپیکر نیشنل اسمبلی نے، آپ سب نے مل کر وہاں پر حصہ لیا۔ جب وہ کانفرنس منعقد ہو رہی تھی تو آپ کو اس بات کا علم ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ جموں کشمیر کو بھی invite کریں تو اُس وقت ہماری حکومت نے اور ہماری تمام اسمبلیوں نے سپورٹ کیا تھا کہ ہم کشمیر کو نہیں بُلائیں گے یہ کانفرنس ہو یا نہ ہو یہ پاکستان نے تاریخ ساز فیصلہ کیا تھا۔

جناب سپیکر: ہم نے انکار کیا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سے بڑی سپورٹ میں سمجھتا ہوں کسی حکومت نے نہیں کی۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اُس وقت 2007 کا ریکارڈ نکال کر انڈیا والوں نے کہا تھا، سپیکر صاحب نے مجھے بھی فون کیا تھا اور ہمارے سپیکر صاحب کو بھی فون آیا تھا کہ 2007 میں جب جنرل مشرف کی حکومت تھی تو اُس وقت جموں کشمیر کی حکومت کو بُلایا گیا تھا، آج آپ کیوں نہیں بُلا رہے لیکن ہماری حکومت نے تاریخ ساز فیصلہ کیا تھا کہ ہم نہیں بُلائیں گے کشمیر کاز اس سے damage ہو گا تو اُس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کشمیر کاز پوری دنیا میں، کامن ویلتھ میں وہ سٹینڈ ہم نے لیا تھا یہ کریڈٹ حکومت کو جاتا ہے۔ پاکستانی قوم، پاکستانی پارلیمنٹیرین کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہماری بھرپور سپورٹ ہے اور کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے۔ آج کا دن ہم نے اس لئے منایا ہے کہ کشمیر پر جو ظلم ہے وہ ختم ہونا چاہئے اور جب انڈیا یہ کہتا ہے کہ ہم جمہوریت پسند ہیں تو میں سمجھتا ہوں اُسے ثابت کرنا چاہئے کہ جموں کشمیر میں بھی اُس نے جمہوری فیصلہ کیا ہے بہت مہربانی۔ بہت شکریہ

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، آپ کی بھی بڑی مہربانی۔ جی، جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) قانون عوامی نمائندگان پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں

"The Punjab Public Representative Laws (Amendment) Bill, 2016. (Bill No. 14 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔" شکریہ

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کشمیر کے شہداء کے لئے دُعا کروادیں۔

(اس مرحلہ پر شہداء کشمیر کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے دُعا کرائی گئی)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 8۔فروری 2016 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔